پروفیسر ساجد میر ایم اے

فقہ الحدیث
۱۴

سُنن وضو
(۲)

۶۔ کانوں کا مسح

سر کے مسح کے علاوہ ــــ جو قرآنی حکم ہونے کے لحاظ سے "فرض" ہے ــــ کانوں کا مسح بھی مسنون ہے۔ سر اور کانوں کا مسح اکٹھا بھی ہو سکتا ہے اور الگ الگ بھی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں[۱]۔

مسح برأسه و اذنیه مسحة واحدة

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور کانوں کا مسح یکبارگی کیا۔

اس کے برعکس عبداللہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں[۲]۔

یاخذ لاذنیه ماء خلاف الماء الذی اخذہ لراسه

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کانوں کے مسح کے لیے سر کے مسح والے پانی سے الگ پانی لیتے۔

ویسے جہاں تک افضلیت کا تعلق ہے۔ سر اور کانوں کا اکٹھا مسح کرنا افضل ہے کیونکہ مذکورہ بالا پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے[۳]۔

الاذنان من الراس ــــ کان سر ہی کا ایک حصہ ہیں۔

---

[۱] ابوداؤد
[۲] بیہقی، ترمذی
[۳] ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی

کانوں کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ (ہاتھ پانی سے تر کرکے) انگوٹھوں کے ساتھ والی دونوں انگلیاں کان کے اندرونی حصے اور انگوٹھے بیرونی حصے یعنی کانوں کی پشت پر پھرائے جائیں:۔

مسح رأسه و اذنيه باطنهما بالمسبحتين وظاهرهما بابهاميه [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور کانوں کا مسح اس انداز میں کیا کہ کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح انگشت شہادت اور بائیں ہاتھ میں اس کے مقابل کی انگلی، اور بیرونی حصہ کا مسح انگوٹھوں سے فرمایا۔

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں سر کی طرح کانوں کا مسح بھی ایک ہی بار کافی ہے، مگر امام شافعیؒ باقی اعضاء کی طرح سر اور کانوں کے مسح میں بھی تکرار (ایک سے زیادہ مرتبہ کرنے) کے قائل ہیں:۔

والشافعیؒ یستحب فیهما التکرار کما یستحبه فی مسح الرأس [2]

۷۔ انگلیوں وغیرہ کا خلال

اسباغ وضو (وضو اچھی طرح اور پوری طرح کرنے) کا ایک مسنون تقاضا یہ بھی ہے کہ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیانی جگہ کو بھی خلال کرکے صاف ستھرا کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا توضأت فخلل اصابع یدیك ورجلیك [3]

جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو

مستوردؓ بن شداد کہتے ہیں [4]:۔

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخلل اصابع رجلیه بخنصره،

---

[1] ابوداؤد، نسائی
[2] ہدایہ ص ۱۵
[3] ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ
[4] ترمذی، ابوداؤد

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (وضو کے دوران) پاؤں کی انگلیوں کا خلال اپنی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کر رہے تھے۔

اسی طرح آپ کے وضو کی کیفیت کے بارے میں مذکور ہے۔

یتعاھد الماقین[1]

آپ گوشہ ہائے چشم تک پانی پہنچانے اور انہیں صاف کرنے کا بھی خاص خیال رکھا کرتے تھے۔ مراد یہ ہے کہ وضو کے اعضاء کے مختلف حصے اور گوشے اچھی طرح دھو کر صاف ستھرے کر لینے چاہییں اور اس سلسلہ میں کسی کوتاہی کو روا نہ رکھنا چاہیے۔ مثلاً اگر وضو کرنے والا انگوٹھی یا کوئی اور زیور پہنے ہو تو اسے ہلا جلا کر اس کے نیچے تک پانی پہنچانا چاہیے جس طرح حدیث میں مذکور ہے[2]

۸۔ دَلک اعضاء کو مل کر دھونا

اعضائے وضو پر محض پانی بہا دینا کافی نہ سمجھنا چاہیے بلکہ ساتھ ساتھ ہاتھ مل کر انہیں اچھی طرح دھوتے جانا چاہیے۔ عبد اللہ بن زیدؓ کہتے ہیں[3]

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فجعل یقول ھکذا یدلک

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اس طرح اپنے اعضاء کو ملتے رہے۔

۹۔ تیامن دائیں جانب سے ابتداء

ہاتھ، پاؤں اور بازو دھوتے ہوئے پہلے دایاں اور پھر بایاں عضو دھونا مسنون ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں[4]

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیامن فی تنعلہ و ترجلہ و طھورہ و فی شانہ کلہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے، غرضیکہ ہر کام میں دائیں جانب سے ابتداء کو پسند فرماتے۔

---

[1] احمد عن ابی امامہ [2] دارقطنی ابن ماجہ

[3] ابوداؤد

[4] متفق علیہ

اسی طرح ابوہریرہؓ آپؐ کا فرمان نقل کرتے ہیں [1]

اذا لبستم واذا توضأتم فابدأوا بایمانکم

جب تم کپڑے پہنو یا وضو کرو تو دائیں جانب سے ابتدا کرو۔

۱۰۔ موالات

موالاۃ سے مراد ہے اعضاء کا مسلسل یکے بعد دیگرے اور پے در پے دھونا۔ یعنی یہ نہ ہو کہ وضو کرنے والا، وضو کرتے کرتے کسی دوسرے کام میں لگ جائے اور پھر بقایا اعضاء دھونا شروع کر دے۔ لا یقطع المتوضی وضوءہ بعمل اجنبی [2] یہی مسنون طریقہ ہے اور اسی پر شروع سے مسلمانوں کا عمل ہے۔

۱۱۔ تثلیث غسل اعضاء کو تین مرتبہ دھونا

ویسے تو اعضائے وضو کو ایک ایک بار یا دو دو بار دھونا بھی ثابت ہے اور اس پر کبھی پابندی نہیں ہے کہ ایک ہی وضو کے دوران بعض اعضاء کو ایک بار اور دوسرے اعضاء کو دو یا تین بار دھولیا جائے۔ مگر تین تین بار دھونے سے اسباغ وضو کے تقاضے زیادہ خوبی سے پورے ہو سکتے ہیں۔ اس لیے یہ افضل ہے۔ البتہ اس سے زیادہ بار دھونا پانی کے بے جا استعمال میں آجاتا ہے اور اس لیے منع ہے۔ حدیث میں ہے [3]

جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ عن الوضوء فأراہ ثلاثا ثلاثا وقال ھذا الوضوء فمن زاد علی ھذا فقد اساء وتعدی وظلم

ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وضو کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے اسے تین تین بار اعضاء دھوتے ہوئے وضو کر کے دکھایا اور پھر فرمایا۔ یہ مسنون وضو ہے اور جو

---

[1] ترمذی، ابوداؤد

[2] فقہ السنۃ ۱؍۴۲

[3] نسائی، ابن ماجہ

کوئی اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے وہ نیکی کی بجائے (ترک سنت کی) برائی، زیادتی اور ظلم کا ارتکاب کرے گا۔

حضرت عثمانؓ بھی فرماتے ہیں [1]

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضاء دھوکر وضو فرمایا۔

البتہ سر اور کانوں کے مسح کے متعلق مذکور ہو چکا ہے کہ اکثر و بیشتر روایات میں ان کا ایک ایک مرتبہ کرنا ہی ثابت ہے۔

۱۷۔ اعضائے وضو کا زیادہ سے زیادہ حصہ دھونا

اعضائے وضو کو تین سے زیادہ مرتبہ دھونے کی اجازت تو نہیں۔ البتہ اس بات کی اجازت بلکہ ترغیب ضرور ہے کہ چہرے، بازوؤں اور پاؤں کے مفروض حصوں سے آگے بڑھ کر ان اعضاء کے زیادہ سے زیادہ حصوں کو دھونا یعنی چہرہ دھونے کی اوپر کی حد ویسے تو پیشانی کا بالائی کنارہ ہے مگر اس کے ساتھ سر کے سامنے کے حصے (مقدم الراس) کو بھی ملا لینا (اسے اطالۃ الغرۃ کہا جاتا ہے) بازو دھوتے ہوئے کہنیوں تک پر اکتفا کرنے کی بجائے کہنیوں سے آگے تک اور پاؤں دھوتے ہوئے ٹخنوں سے اوپر تک دھوتے چلے جانا (اسے اطالۃ التحجیل کہا جاتا ہے) حضرت ابو ہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں [2]

ان امتی یاتون یوم القیامۃ غرا محجلین من آثار الوضوء

میرے امتی قیامت کے دن اس حال میں پیش ہوں گے کہ ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے یہ کہکر ابو ہریرہؓ نے فرمایا:

فمن استطاع منکم ان یطیل غرتہ فلیفعل

جو کوئی اپنے اعضاء کی چمک میں اضافہ کرنا چاہے وہ اعضاء کو فرض حصہ سے زیادہ دھوکر ایسا کر سکتا ہے۔

---

[1] مسلم، ترمذی

[2] متفق علیہ

۱۱۳۔ اقتصاد پانی کے استعمال میں میانہ روی

اطالۂ غرہ و تحجیل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضرور قرار دیا گیا ہے کہ وضو کے لیے پانی کا بیجا اور مسرفانہ استعمال نہ کیا جائے۔ اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سے زیادہ مرتبہ اعضاء دھونے کو ظلم و تعدی قرار دیا ہے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے حضرت سعدؓ کو وضو کے لیے زیادہ پانی بہاتے دیکھا تو ٹوکا:۔

ما ھذا السرف یا سعد — اے سعد! یہ اسراف بے جا کیوں؟

حضرت سعدؓ نے عرض کیا۔

وھل فی الماء من سرف — کیا پانی کے استعمال میں بھی اسراف سے بچنا ضروری ہے

آپؐ نے فرمایا۔

نعم وان کنت علی نھر جار — ہاں اگرچہ تم کسی جاری و ساری دریا ہی سے کیوں نہ وضو کر رہے ہو[1]

حدیث کچھ ضعیف ہے مگر اسلامی کے میانہ روی کے عمومی تقاضے کے مطابق ہے۔ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا معمول بھی یہ تھا کہ:

"آپ ایک مُدّ پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے[2]"

۱۱۴۔ وضو کے دوران اذکار

بعض لوگ مختلف اعضائے وضو دھوتے ہوئے مختلف عربی دعائیں پڑھتے ہیں۔ مگر یہ دعائیں ثابت نہیں ہیں اور ان کا پڑھنا غیر مسنون ہے۔ البتہ ایک دعا کے پڑھنے کا جواز ہے۔ ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ[3]

"میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لے کر آیا۔ میں نے آپ کو ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے ہوئے سنا۔

---

[1] ابن ماجہ

[2] متفق علیہ عن انس

[3] نسائی

اللھم اغفر لی ذنبی و وسع لی فی داری و بارک لی فی رزقی

اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما۔ میرے گھر میں وسعت و فراخی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔

ابو موسےٰ کہتے ہیں میں نے بعد میں یہ الفاظ آپ کے سامنے دہرا کر تصدیق کے لیے پوچھا کہ میں نے آپ کو ان الفاظ میں دعا مانگتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

وھل ترکن من شیء ــــــ کیا ان جامع الفاظ نے دعائے خیر میں کوئی کسر باقی چھوڑی ہے!

امام نسائی نے اس روایت کو درج فرما کر اس پر جو "باب" یا عنوان قائم کیا ہے وہ یہ ہے:۔

مایقول بعد الفراغ من الوضوء۔ "وضو سے فارغ ہو کر کیا پڑھا جائے"

مگر ابن السنی نے یہ عنوان مقرر کیا ہے:۔

مایقول بین ظھرانی وضوء ہٖ ــــ "وضو کے دوران کیا پڑھا جائے"

امام نوویؒ فرماتے ہیں:۔

کلاھما محتمل ــــــ دونوں صورتوں کا احتمال ہے

یعنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دعا وضو کے بعد کی ہو اور یہ بھی کہ وضو کے دوران کی ہو۔

۱۵۔ وضو کے بعد کی دعائیں

مختلف احادیث میں وضو کے بعد پڑھنے کے لیے درج ذیل دعائیں مذکور ہیں:۔

○ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ[1] ــــ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور میں اس امر کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس دعا کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] مسلم عن عمر

"جو شخص پوری طرح وضو کرنے کے بعد اسے پڑھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے وا کر دیے جاتے ہیں۔"

○ سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك [1] ۔۔۔۔۔۔ اے اللہ تو پاک ہے میں تجھے تیری حمد و ثنا کے ساتھ یاد کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ نیز تجھ سے اپنے قصوروں کی معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس دعا کو مہر لگا کر عرش کے نیچے محفوظ کر لیا جاتا ہے تاکہ قیامت کے دن پڑھنے والے کو اس کا پورا پورا ثواب دیا جائے۔"

○ اللهم اجعلنى من التوابين و اجعلنى من المتطهرين [2]

اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک بازوں میں شامل کر دے۔

ان سب یا ان میں سے بعض دعاؤں کو وضو کے بعد پڑھنا مسنون ہے۔

۱۶۔ تحیۃ الوضوء

وضو کے بعد دو یا زیادہ نفل رکعتیں بطور شکرانۂ وضو ادا کرنا تحیۃ الوضوء کہلاتا ہے اور یہ بھی مسنون ہے۔ عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں [3]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ يقبل بقلبه و وجهه عليها (اپنے دل و دماغ کی پوری توجہ ان پر مرکوز کر دے۔) وجبت له الجنة (اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں [4]:

---

[1] مسلم عن عمرؓ

[2] نسائی عن ابی سعید خدریؓ

[3] ترمذی

[4] مسلم